فنِ تخریج حدیث: ایک مطالعہ

ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر

ڈائرکٹر سیرت چیئر اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور

لغوی مفہوم:

۱۔ تخریج اخراج سے لیا گیا ہے جس کے معنی خارج ہونے کے ہیں۔

۲۔ کسی ایک چیز میں دو متضاد معاملات کا اکٹھا ہو نا بھی تخریج کہلاتا ہے، اس لفظ تدریب اور توجیہ ہیں (۱)۔

احمد بن فارس نے ''خرج'' کے معنی لکھے ہیں:

۱۔النفاذ عن الشيء: (کسی چیز سے نکلنا)۔

۲۔اختلاف اللونین: (دو رنگوں کا اختلاف) (۲)

ابن منظور نے لکھا ہے: خارج کل شیء: (ہر چیز کا ظاہر)، وخرجت خوارج فلان، ظهرت نجابته: (اس کی شرافت ظاہر ہوگئی)، وخراج: اسم لعبة لهم معروفة، وهو ان يمسك احدهم شيئابيده ويقول لسائرهم: اخرجواما في يدي: (یہ ایک معروف کھیل کا نام ہے وہ اس طرح سے کہ ایک شخص کسی چیز کو اپنے ہاتھ میں پکڑتا ہے، اور باقی لوگوں سے کہتا ہے جو میرے ہاتھ میں ہے اسے نکالو) (۳)

امام بغوی نے آیت: ﴿اخرج ضحها﴾ کی تفسیر میں لکھا ہے: ای ابرز واظهر نهارها (۴) (اس نے اپنے دن کو ظاہر کیا)، المعجم الوسیط میں ہے:

۱۔خرج خروجا: برز من مقره او حاله وانفصل: (وہ اپنے مقام سے نکلا یا کسی حالت سے نکلا اور الگ ہوگیا)۔

۲۔خرجت السماء: اصحت وانقشع عنها الغيم: (آسمان صاف ہوگیا اور اس سے بادل چھٹ گئے)۔

۳۔خرجت خوارج فلان: خرجت نجابته: (اسکی شرافت ظاہر ہوگئی)۔

٤۔خرج من الامر او الشدة: خَلَصَ منه: (وہ معاملے اور سختی سے نکل گیا، یعنی نجات پا گیا)۔

٥۔خرج من دينه: قضاه: (اس نے قرضہ ادا کر دیا)۔

٦۔خرج على السلطان: تمرد: (اس نے حکمران کے خلاف سرکشی کی)۔

۷۔خرج في العلم اوالصناعة: (وہ علم میں یا کسی صناعت میں فائق ہوگیا)۔

۸۔اخرج الحدیث: نقله بالاسانید الصحیحة (اس احادیث کوصحیح اسانید سے نقل کیا)(۵)۔

مصباح اللغات میں ہے:خرج و مخرجاً من موضوعه: نکلا، فی العلم:فائق ہونا،بہ: نکالنا، علیه: جنگ کے لئے نکلنا،الرعیة علی الملك :سرکشی وبغاوت کرنا، الی فلان من دینه : ادا کرنا،خرّجه من المکان :نکالنا، الارض: خراج مقرر کرنا، خرج المسئلة:مسئلہ کی توجیہ کرنا، خرج الولد فی الادب:مہذب وتجربہ کار بنانا، العمل:ایک دوسرے کےمخالف مختلف قسم کے کام کردینا، خرج الغلام اللوح: کچھ لکھنا اور کچھ چھوڑ دینا (۶)۔

اصطلاحی مفہوم:

۱۔ تخریج سے مراداصلی مصادر میں سے حدیث کے مقام کی دلالت ہے جس سے اس کوسند کے ساتھ بیان کیا گیا ہو۔پھرضرورت کے وقت اس کا مرتبہ بیان کرنا ہے۔

۲۔ کسی چیزکو باضابطہ انداز سے لکھنا اور اسکا پورا حوالہ دینا تخریج کہلاتا ہے۔

۳۔ کتب فقہ وتفسیروغیرہ کی احادیث کوجداگانہ مجموعوں میں جمع کرنا۔

۴۔ حدیث کی کسی کتاب سے خاص قسم کی احادیث مثلاً مرفوع،متصل،مرسل وغیرہ کو الگ کرنا۔

۵۔ حدیث کا حوالہ دینے کے لئے سب سے پہلے یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ یہ حدیث ہمیں کہاں سے ملے گی۔اس کی درست نشاندہی کرنے کوتخریج حدیث کہتے ہیں(۷)۔

غماری نے لکھا ہے:

۱۔ تخریج احادیث کوان کتابوں کی طرف منسوب کرنا ہے۔جن میں وہ بیان ہوئی ہیں،ان پر صحت اور ضعف کے لحاظ سے کلام کیا جائے یامحض اصل کتب کی طرف منسوب کردیا جائے(۸)۔

۲۔ اخراج:اس کا مطلب حدیث کو اسناد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ تک رواۃ کا بیان ہے اگرمرفوع ہو،اگرموقوف ہوتوصحابی تک بیان ہے،اگرمقطوع ہو تو تابعی تک بیان ہے(۹)۔

ابن الصلاح نے کہا: محدثین کے ہاں تصنیف کےدو طریقے ہیں :احداھما:التصنیف علی الابواب وھو تخریجه علی احکام الفقه وغیرھا (۱۰)(ایک ابواب کے لحاظ سے تصنیف وہ احکام فقہ وغیرہ کے لحاظ سے تخریج ہے)۔اس کا مطلب لوگوں کے سامنے لانا اور اپنی کتاب میں بیان کرنا ہے۔

اخرج الحدیث کامعنی اصل کتب میں اس کا بیان کرنا ہے، امام سخاویؒ نے لکھا ہے :التخریج اخراج المحدث الاحادیث من بطون الاجزاء والمشیخات والکتب ونحوھا، وسیاقها من مرویات نفسه او بعض شیوخه او اقرانه او نحو ذالك، والکلام علیها وعزوها من رواها من اصحاب الکتب والدواوین(۱۱)

(محدث کا احادیث کواجزاء احادیث،مشیخات،اورکتب سے روایت کرنا ہے۔اسے اپنی مرویات میں سے،یا

اپنے بعض اساتذہ کی مرویات سے یا اپنے ہم عصروں وغیرہ سے روایت کرنا، ان پر گفتگو کرنا،اور کتب احادیث اور دواوین احادیث میں سے جس کسی نے بیان کیا تو اس کی طرف منسوب کرنا ہے)۔

امام سیوطیؒ نے اپنی کتاب الجامع الصغیرمیں فرمایا: بالغت فی تحریرالتخریج (میں نے تخریج کی پوری کوشش کی)۔

امام عبدالرؤف المناوی نے سیوطی کی اس عبارت کی شرح میں لکھاہے :بمعنی اجتهدت فی تهذیب عزوالاحادیث الی مخرجیها من ائمة الحدیث، من الجوامع والسنن والمسانید،فلا اعزو الی شئ منهاالابعدالتفتیش عن حاله وحال مخرجه ، ولا اكتفىٰ بعزوه من لیس من اهله .وان جل. كعظماء المفسرین (۱۲)۔

(میں نے احادیث کوان کے اصل مصادر کی طرف منسوب کرنے کی انتھائی کوشش کی ہے۔ائمہ حدیث میں جس امام نے اس حدیث کو اپنی الجامع ،السنن،یا،المسند میں روایت کیا۔میں کسی حدیث کواس کو بیان کرنے والے کی طرف تحقیق کے بغیر منسوب نہیں کرونگا۔اور نہ اس کواس کی طرف منسوب کرونگا۔جواس کا اھل نہ ہواگر چہ وہ عام لحاظ سے بڑا آدمی ہوجیسے عظیم مفسر ہیں)۔

ان تمام تعریفوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اصطلاحی لحاظ سے تخریج حدیث کا مطلب ہے۔اس حدیث کواس کتاب کی طرف منسوب کرنا جس میں ابتداء میں بیان ہوئی ہو، خواہ وہ کتاب مسند ہو، یا جامع ہو، یا سنن ہو یا معجم ہو۔اگرابتدائی طور پر کسی بھی اصل کتاب میں ہو خواہ وہ چھوٹی کتاب ہو جیسے امام بخاری کی جزء رفع الیدین یاجزء القراءۃ وغیرہ۔کیونکہ امام بخاری امیرالمؤمنین فی الحدیث اورابتدائی محدث ہیں،اگرکوئی حدیث صحیح بخاری یا صحیح مسلم میں آگئی تو صحت بتانے کی ضرورت نہیں،کیونکہ ان کتب کی صحت پر اتفاق ہے ورنہ اگر السنن کی کسی کتاب میں ہو تو صحت کا جاننا ضروری ہے، اس سلسلہ میں معروف محدث الشیخ محمد ناصرالدین البانیؒ کی کتب صحیح سنن ترمذی، صحیح سنن ابی داؤد، صحیح سنن نسائی ،اورصحیح سنن ابن ماجہ بہت مفید ہیں،انہوں نے چاروں سنن کی ضعیف بھی الگ کر کے لکھی ہیں جوچھپ گئی ہیں،اسی طرح انکی دیگر کتب سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ،اور سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ میں بھی انہوں نے احادیث کی وضاحت کردی ہے۔جزاہ اللہ خیراً۔

تخریج حدیث کی اہمیت:

فن تخریج حدیث کو جاننا علم حدیث کے طالب علم کے لئے بے حد ضروری ہے،اس علم کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہے کہ ہر دینی گفتگو اور تحریرمیں احادیث کا ذکر آتا ہے، جن کا اعتبار احادیث کے ماخذاور مراتب کے علم پر موقوف ہے۔

تخریج احادیث اس لئے بھی ضروری ہے کہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حدیث کے اصلی مصادر تک کیسے رسائی ہو سکتی ہے، علم حدیث کا کوئی طالبعلم کسی حدیث سے اس وقت تک استفادہ نہیں کرسکتا جب تک اسے پتہ نہ چلے کہ مصنفین نے کس کتاب میں سے بیان کیا ہے، تخریج حدیث کے ذریعے ہی حدیث کے اصلی مصادر اور ان ائمہ کا پتہ چلتا ہے جنہوں نے اس کو بیان کیا ہو۔

تخریج حدیث کے فوائد:

علم تخریج حدیث کے بے شمار فوائد ہیں جن میں چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ معرفت مصدر یا مصادر حدیث:

حدیث کی تخریج سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ اس حدیث کو کن اماموں نے اپنی کتابوں میں کن مقامات پر شامل کیا ہے۔

۲۔ اگر ایک حدیث کسی ایک ہی کتاب میں کئی مقامات پر ہو مثلاً صحیح بخاری میں وہ پانچ مقامات پر ہو تو اس کی پانچ سندوں کا پتہ چلتا ہے، اسی طرح سے حدیث کی دس بارہ کتابوں سے وہ حدیث مل جائے تو ہمیں اس حدیث کی کئی سندوں کا پتہ چلتا ہے، اس کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا جاسکتا ہے۔

۳۔ کثرت اسناد کی معرفت سے سند کی پوری معلومات حاصل ہوتی ہے اور مختلف سندوں کا تقابل کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ کونسی حدیث معضل ہے کونسی مرسل اور کونسی منقطع ہے۔

۴۔ کثرت طرق حدیث سے اگر ایک حدیث ایک سند سے تو ضعیف ہو، اور دوسری سند سے وہ صحیح ہو یا ایک سند سے منقطع ہو تو ممکن ہے کہ دوسری سند سے متصل ہو، اس سے مزید معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

۵۔ کثرت طرق حدیث سے ہمیں احادیث کی متابعات اور شواہد مل جاتے ہیں جن سے ہم ضعف کی بجائے اس پر حسن کا حکم لگا سکتے ہیں۔

۶۔ حدیث کے بارے ہمیں مختلف ائمہ کے اقوال ملتے ہیں کہ انہوں نے اس کی صحت یا ضعف کے بارے میں کیا حکم لگایا ہے۔

۷۔ سند میں مہمل راویوں کا پتہ چل جاتا ہے۔ کیونکہ ایک سند میں کوئی راوی مہمل ہوتا ہے کسی اور سند کے اندر اس مہمل راوی کا پتہ چل جاتا ہے۔ مثلاً عن احمد یا عن محمد ایک سند میں، جبکہ دوسری سند اس کے باپ یا قبیلہ کی نسبت کا ذکر ہو تو راوی کی تعیین ہو جاتی ہے۔

۸۔ مبہم راوی کا تعین ہو جاتا ہے مثلاً ایک روایت میں یہ لفظ ہوتے ہیں ''عن الرجل'' یا ''عن فلان'' لیکن تخریج حدیث سے اسکی اور سند کے اندر اس کا نام آجاتا ہے اور نام کا پتہ چل جاتا ہے۔

۹۔ جو راوی ''عنعنۃ'' کے ساتھ مدلس ہو اس کا شک دور ہو جاتا ہے ایک سند کے اندر وہ مدلس راوی ''عن'' کے ساتھ روایت کرتا ہے، لیکن دوسری سند کے ساتھ ''سمعت'' یا ''حدثنا'' کہہ کر اپنے استاد سے وہ متصل بیان کرتا ہے اس سے سند سے انقطاع ختم ہو جاتا ہے، اور مدلس کا ''عن'' سے روایت کرنا ظاہر ہو جاتا ہے کہ دراصل اس کی سند متصل ہے، عن سے روایت میں کو ئی حرج نہیں ہے۔

۱۰۔ روایت میں اختلاط کا زائل ہونا:

جب کوئی ایسی حدیث ہو جس میں مختلط راوی ہو اور ہمیں یہ پتہ نہ چلے کہ اس راوی سے اختلاط اس سے پہلے بیان کیا گیا ہے یا بعد میں بیان کیا گیا ہے، جب حدیث کی تخریج کی جاتی ہے تو اس سند کے علاوہ کسی اور سند میں یہ پتہ چل جاتا ہے کہ اس نے اختلاط سے قبل اس کو روایت کیا ہے اس طرح اس سے فائدہ ہوتا ہے۔

۱۱۔ روایت کے صحیح راویوں کا پتہ چلنا:

بعض اوقات سند میں راوی کی کنیت، لقب یا نسبت کا ذکر ہوتا ہے، اور کئی راویوں کی کنیتیں اور لقب ایک جیسے ہوتے ہیں، تخریج حدیث کی صورت میں مختلف سندوں کے اندر کسی سند میں اس کے نام کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

۱۲۔ روایت میں زیادتی کی معرفت:

بعض اوقات روایت ایسی ہوتی ہے کہ حکم صریح کا ہمیں پتہ نہیں چلتا ہے۔ لیکن کئی روایات سامنے آنے کی صورت میں اصل حکم کا پتہ چل جاتا ہے اور معنی واضح ہو جاتے ہیں۔

۱۳۔ غریب کے معنی کا بیان:

بعض اوقات حدیث کے اندر کوئی غریب لفظ ہوتا ہے تو دوسری روایت کی تخریج سے اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات دوسری روایت میں وہ غریب لفظ نہیں ہوتا ہے، یا کسی اور سند کی حدیث میں اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

۱۴۔ شذوذ کے حکم کا زائل ہونا۔

بعض اوقات کوئی حدیث شاذ ہوتی ہے لیکن جب زیادہ روایات کا ہمیں پتہ چلتا ہے تو کسی اور سند کے ساتھ جو روایت آتی ہے اس سے اس کا شاذ ہونا ختم ہو جاتا ہے۔

۱۵۔ مدرج کا بیان:

بعض اوقات کسی حدیث کے متن میں کوئی راوی اپنا کلام داخل کر دیتا ہے۔روایات کے تقابل سے راوی کے کلام کے داخل کرنے کا پتہ چل جاتا ہے۔

۱۶۔ نقص کی وضاحت:

بعض اوقات کسی حدیث کا کوئی حصہ راوی بھول جاتا ہے۔یا اس کو مختصر کر دیتا ہے۔تخریج حدیث سے ہمیں بھولے ہوئے یا مختصر کئے ہوئے حصے کا پتہ چل جاتا ہے۔

۱۷۔ اوہام اور رواۃ کی غلطیوں کا انکشاف:

بعض اوقات راوی کوئی غلطی کرتا ہے یا اسے روایت میں وہم ہوتا ہے تخریج حدیث سے ہمیں اس وہم اور غلطی کا پتہ چل جاتا ہے۔

۱۸۔ معرفت روایت باللفظ:

بعض اوقات کوئی راوی حدیث بالمعنی بیان کرتا ہے، اور تخریج حدیث سے ہمیں روایت باللفظ کا پتہ چل جاتا ہے۔

۱۹۔ واقعات کے وقت اور مقام کا بیان:

کثرت روایات سے یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ ہمیں اس کے زمانے اور مقام کا پتہ چلے ۔کیونکہ بعض راوی اس کا ذکر کر دیتے ہیں۔

۲۰۔ کاتبوں کی غلطیوں کا علم:

بعض اوقات کوئی ناسخ (کاتب) سند یا متن میں غلطی کرتا ہے،تخریج حدیث سے دیگر روایات میں اس کی وضاحت ہو جاتی ہے۔(۱۳)۔

فنِ تخریج حدیث کا ارتقائی جائزہ:

دینی علوم کا اصل ماخذ کتاب وسنت ہے۔ہر آدمی جو علوم دین کے بارے میں کلام کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کلام مجید اور حدیث نبوی، آثارِ صحابہ اور تابعین سے دلیل لائے۔قرآن مجید حتمی کتاب ہے۔نہ اس میں کمی ہو سکتی ہے نہ زیادتی۔اس کے احکامات اور آیات و دلائل تخریج سے بالا ہیں۔حدیث نبوی کے معاملہ میں غور وفکر ضروری ہے۔کیونکہ احادیث میں متواتر، خبر احاد، صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع ہر قسم کی روایات شامل ہوتی ہیں۔اس کے لئے ضروری ہے کہ ان کی پوری طرح سے وضاحت ہو۔

ابتدائی چند صدیوں میں حدیث سے متعلق وسعت معلومات کی بناء پر احادیث کی تخریج کی ضرورت پیش نہیں آتی

تھی۔اس لیے کہ حدیث کے سامنے آتے ہی اہل علم کے ذہنوں میں اس کے مآخذ آجاتے تھے،مگر بعد میں علوم وفنون کی کثرت ووسعت اور علوم حدیث سے عدم واقفیت کے بناء پراس کی ضرورت محسوس کی گئی تاکہ عام طالبین تحقیق کا وقت مطلوبہ احادیث کی تحقیق میں صرف نہ ہو۔اور دوسرے علمی کاموں میں صرف ہو۔چنانچہ بعض محققین نے فقہ اور تفسیر وتاریخ وغیرہ کی کتابوں میں ذکر کردہ احادیث کی مستقل کتابوں کی صورت میں تخریج کی (۱۴)۔

اس بات کی ابتداء صحابہ کرامؓ کے ایک زمانہ سے ہوگئی تھی۔یہاں تک کہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنھم اجمعین حدیث کو صحابہ کرامؓ سے بھی تحقیق کے بعد لیتے تھے۔چناچہ قبیصہؓ بن ذویب سے روایت ہے کہ دادی حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس وراثت طلب کرنے کے لئے آئی تو انہوں نے فرمایا میں کتاب اللہ اور سنت رسول میں آپ کے لئے کچھ نہیں پاتا، پھرانہوں نے لوگوں سے پوچھا تو حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کھڑے ہوگئے اور انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دادی کو چھٹا حصہ دیتے دیکھا ہے، توانہوں نے پوچھا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے، تو حضرت محمدؓ بن مسلمہ نے اس کی گواہی دی،اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دادی کو چھٹا حصّہ دے دیا(۱۵)

اسی طرح سے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے حضرت عمر کو دروازے کے پیچھے سے تین دفعہ سلام کیا انہوں نے انہیں آنے کی اجازت نہ دی تو وہ واپس لوٹ گئے، حضرت عمرؓ نے ان کے پیچھے پیغام بھیجا اور پوچھا کہ آپ واپس کیوں لوٹے؟ توانہوں (ابوموسیٰ) نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جب آپ میں سے کوئی تین مرتبہ سلام کرے اور اسے اجازت نہ ملے (جواب نہ دیا جائے) تو وہ واپس لوٹ جائے، حضرت عمرؓ نے فرمایا آپ اس پر دلیل (گواہی) لائیں ورنہ میں آپ پر سختی کرونگا، جب ہمارے (صحابہ کرامؓ) پاس ابو موسیٰ الاشعریؓ آئے تو ان کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ہم نے پوچھا آپ کا کیا حال ہے؟ تو اس نے بتایا اور کہا کیا آپ میں سے بھی کسی نے سنا ہے؟ہم نے کہا ہاں ہم تمام نے سنا ہے، ہم نے ایک آدمی ان کے ساتھ بھیج دیا۔یہاں تک کہ اس نے آکر کہا حضرت عمرؓ کو بتادیا(۱۶)۔

اسی طرح حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے عورت کے حمل ساقط کرنے کے بارے میں مشورہ کیا تو حضرت مغیرہ نے فرمایا: اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ایک غلام کی دیت دینے کا فیصلہ کیا، حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر آپ سچے ہیں تو کسی اور کو بھی گواہ لائیں جو اس بات کو جانتا ہو، حضرت محمدؓ مسلمہ نے اس بات کی گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فیصلہ کیا ہے(۱۷)،اسی طرح حضرت علیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں جب میں کسی حدیث کو رسول اللہ ﷺ سے سنتا تو اللہ تعالیٰ جو چاہتا اس کے ساتھ نفع دیتا، اور جب مجھے کوئی اور حدیث بیان کرتا تو میں اس سے حلف لیتا،جب وہ حلف اٹھا لیتا، تو میں اس کی بات کی تصدیق کرتا، حضرت ابو بکرصدیقؓ نے مجھے حدیث بیان کی اور ابو بکرؓ نے سچ فرمایا۔انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے۔پھر وضوء کرتا ہے

اور دو رکعت نماز پڑھتاہے پھراللہ سے استغفار کرتاہے تو اللہ اسے بخش دیتا ہے(۱۸)۔

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔ہم رسول للہ ﷺ سے حدیثوں کو بیان کرتے تھے اور انہیں یاد کرتے تھے جب لوگوں نے غلط سلط بیان کرنا شروع کردیا تو ہم بہت احتیاط کرنے لگے(۱۹)۔

حدیث کی تحقیق وتثبیت کے متعلق صحابہ کرامؓ سے بہت سے اقوال ہیں،اسی طرح تابعین سے بھی کہ وہ حدیث کو دیکھتے ہوئے اس کی سند کو اچھی طرح دیکھتے تھے، اور اہل سنت کی حدیث کو لیتے اور بدعتی آدمی کی حدیث کو نہیں لیتے تھے، تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ میں احادیث کی جمع وتدوین کا فن شروع ہوا تو بعض محدثین نے کتابیں لکھیں جیسے امام مالکؒ اور ان کے بعد کے دور کے لوگ، اور امام شافعی وغیرہ،اس طرح سے اس زمانے کی بعض کتب میں مراسیل، معلقات اور معضل روایات بھی آگئیں، یہاں تک کہ حضرت امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ترجمۃ الابواب میں بعض معلق روایات بھی لکھیں، جن کو انہوں نے بعض اور مقامات پر متصل بیان کیا، اور بعض کے متعلق صحیح بخاری کی شروح میں ان کا متصل ہونا بیان کیا گیاہے۔

حافظ ابن حجرؒ نے ایک کتاب بنام ''تغلیق التعلیق''لکھی جس میں بخاری شریف میں معلق روایات کی پوری تفصیل بیان کی۔جو کہ مطبوع ہے، اسی طرح سے باقی کئی لوگوں نے بھی دیگر کتب احادیث کے بارے میں اسی طرح سے کیا، حافظ ابو عمر احمد بن خالد قرطبی (۲۲۲ھ) نے بھی مسند موطا لکھی،اس طرح اور لوگوں نے بھی اس طرح کی کتابیں لکھیں۔

حافظ ابوعمر بن عبدالبرؒ (م۴۶۳ھ) نے ''کتاب التمهيد لما في المؤطا من المعاني والاسانيد'' لکھی، اس میں انہوں نے مؤطا کی تمام احادیث کو سند سے بیان کیا، اور جن روایات امام مالک سے موصول یا مرسل صورت میں بیان کیا، ان پر کلام کیا اور چار روایات کے علاوہ تمام مراسیل کو متصل بیان کیا، اسی طرح سے امام ابوبکر احمد بن حسین البیہقیؒ (م۴۵۸ھ) نے کتاب ''معرفۃ السنن والآثار'' کتاب لکھی ہے جس میں انہوں نے وہ روایات لکھیں جن سے امام شافعیؒ نے اپنی کتب میں دلیل پکڑی،اسی طرح سے امام قضاعیؒ (م۴۵۴ھ) نے ''مسند الشہاب''لکھی جو کہ دراصل تخریج احادیث ہی کی ایک کتاب ہے، اس فن میں باقاعدہ طور پر چوتھی اور پانچویں صدی ہجری میں کام کیا گیا۔

چھٹی صدی ہجری میں ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسیؒ (م۵۰۷)''احادیث الشہاب''لکھی جس میں انہوں نے قضاعی کی احادیث کو مسند بیان کیا، حافظ ابومنصور شہر دار بن شیرویہ الدیلمیؒ(م۵۵۸ھ) نے کتاب احادیث کتاب الفردوس) لکھی جسمیں انہوں نے اپنے والد کی کتاب احادیث مسند الفردوس کی تخریج کی، اور اسے حروف معجم کے لحاظ سے مرتب کیا،اس میں دس ہزار احادیث ہیں جن میں سے زیادہ تر موضوع اور منکر ہیں۔

حافظ ابوبکر محمد بن موسیٰ الحازمیؒ (م۵۸۴ھ) نے ابواسحاق شیرازیؒ کی کتاب ''المہذب فی الفقہ الشافعی'' کی تخریج کی، کتاب کا نام ''تخریج المہذب'' رکھا،عبداللہ بن یوسف الزیلعیؒ (م۷۶۲ نے نصب الرایہ فی تخریج احادیث الھدایہ''لکھی، جس کا خلاصہ ''الدرایہ'' کے نام حافظ ابن حجر (م۸۵۲ھ) نے لکھا یہ دونوں کتب مطبوع ہیں، برہان الدین مرغینانی

"(م۵۹۳ھ) کی الهدایہ کی تخریج علاؤ الدین محمد بن عثمان المازنی المعروف الترکمانی" (م۷۵۰ھ) نے بھی کی اور کتاب کا نام "الکفایہ فی المعرفة لحدیث الهدایہ" لکھا۔

ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی" (م۷۴۹ھ) امام بغوی" (م۵۱۶ھ) کی کتاب "مصابیح السنہ" کی احادیث کی تخریج کی اور اسکے ہر باب میں تیسری فصل کا اضافہ کیا اور کتاب کا نام "مشکوٰۃ المصابیح" رکھا اس کام کی تکمیل ۷۳۷ھ میں کی، اس طرح مختصر ابن حاجب کی تخریج حافظ شمس الدین محمد بن احمد بن عبدالهادی" (م۷۴۴ھ) نے کی۔

اسی طرح کئی اور لوگوں نے آٹھویں صدی ہجری میں مختلف کتابوں کی احادیث کی تخریج کی۔ نویں صدی ہجری میں ابو المعالی محمد بن ابراہیم" (م۸۰۳ھ) نے "احادیث المصابیح" کی تخریج کی اور "الشرح الکبیر للرافعی" کی احادیث کی تخریج سراج الدین عمر بن علی المعروف ابن ملقن" (م۸۰۴ھ) نے کی اور اس کا نام "البدر المنیر فی تخریج الاحادیث والآثار الواقعه فی الشرح الکبیر" رکھا۔

امام غزالی" کی احیاء العلوم کی احادیث کی تخریج زین الدین ابوالفضل عبدالرحیم بن الحسین عراقی" (م۸۰۶ھ) نے "الاخبار الاحیاء بأخبار الاحیاء" لکھا بعض نے اس کا نام "المغنی عن حمل الاسفار فی الاسفار" لکھا ہے، دسویں صدی میں حافظ محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی" (م۹۰۲ھ) نے شیخ عبد القادر جیلانی" کی کتاب "غنیة الطالبین" کی تخریج بنام "البغیه بتخریج الاحادیث الغنیه" لکھی۔ اسی طرح سے جلال الدین عبد الرحمٰن سیوطی" (م۹۱۱ھ) نے "الشفاء" کی تخریج "مناهل الصفا" کے نام سے لکھی، اس صدی میں اور بھی کئی لوگوں نے کام کیا

گیارھویں صدی میں ملا علی قاری" (م۱۰۱۴ھ) نے "شرح عقائد نسفیہ" کی تخریج کی، اسی طرح سے عبدالرؤف المناوی" (م۱۰۳۱ھ) نے تفسیر بیضاوی کی احادیث کی تخریج بنام "تحفۃ الراوی فی تخریج احادیث البیضاوی" کی۔

اسی طرح تفسیر البیضاوی کی احادیث کی تخریج محمد بن حمات زادہ" (م۱۱۷۵ھ) نے کی، عبد الستار بن عبد الوہاب صدیقی ہندی" نزیل مکہ (م۱۳۵۴ھ) نے شعرانی کی کتاب "کشف الغمہ" کی احادیث کی تخریج کی (۲۰)۔

اسی طرح مولانا وحیدالزمان" نے "تخریج احادیث شرح العقائد للتفتازنی" لکھی۔ شیخ احمد صبغۃ اللہ مدراسی" نے "تخریج احادیث صفوۃ" لکھی شیخ محمد سعید صبغۃ اللہ مدراسی نے حضرت مجدد الف ثانی" کے مکاتیب میں ذکر کردہ احادیث کی تخریج المسمیٰ: نشید المبانی فی تخریج احادیث مکتوبات الربانی" لکھی (۲۱)، راقم الحروف نے "حمیدیة الزمان بافضلیة الرسول الاعظم بنص القرآن" تصنیف منیر دمشقی کی احادیث کی تخریج کی (۲۲)، اسی طرح ہم نے مولانا ابو القاسم بنارسی" (۱۳۶۹ھ/۱۹۴۹ء) کی کتاب "جمع القرآن والاحادیث" کی تخریج کی (۲۳)۔

تخریج حدیث کے طریقے :

تخریج حدیث کی کئی طریقے ہیں جن میں اہم مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔راوی کی معرفت سے تخریج۔

۲۔حدیث کے موضوع کی معرفت کے طریقے سے تخریج۔

۳۔حدیث کے پہلے حصے کی معرفت کے طریقے سے تخریج۔

۴۔متن وسند کے لحاظ سے (حدیث کو دیکھ بھال کر) حدیث کی تخریج۔

۵۔حدیث کے الفاظ کے ذریعہ تخریج (۲۴)۔

۱۔راوی کی معرفت کے طریقے سے تخریج:

اس طریقے میں ہم راوی کے نام معلوم ہونے کی بناء پر حدیث معلوم کر لیتے ہیں اس میں صحابی کا نام معلوم ہونا ضروری ہے، لیکن اگر راوی کو صحابی کا نام معلوم نہ ہو تو اس طریقے سے حدیث معلوم نہیں کی جاسکتی ۔اس طریقے میں ہم مندرجہ ذیل تین قسم کی کتب سے مدد لیتے ہیں:

(ا)المسانید:

۱۔مسندابی داؤدسلیمان بن داؤدالطیالسی (م۲۰۴ھ)۔

۲۔مسنداسدموسی الاموی: (م۲۱۲ھ)۔

۳۔مسندالحمیدی (م۲۱۹ھ)۔

۴۔مسنداحمد بن حنبل (م۲۴۱ھ)۔

۵۔مسندابی الیعلی الموصلی (م۳۰۷ھ)۔

یہ مسانید صحابہ کے نام پر مرتب ہیں، اوران کے نام حروف تہجی کے طریقے پر مرتب ہوئے ہیں، بعض اوقات اسلام میں سبقت کی بناء پر مرتب کئے جاتے ہیں، بعض اوقات قبائل اور شہروں کی لحاظ سے ترتیب دی جاتی ہیں، بطور مثال مسند ابی داؤدطیالسی میں ترتیب اس طرح سے ہے۔سب سے پہلے عشرہ مبشرہؓ کی احادیث کو لیا گیا ہے، اور ان میں سے احادیث ابی بکرالصدیقؓ کو پہلے لیا گیا ہے، ان کی پہلی حدیث یہ لکھی ہے۔ابوبکرصدیقؓ سے روایت ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص کوئی گناہ کرے پھر وضوکرے دو رکعت نماز پڑھے پھر اللہ سے استغفار کرے تو اس کو بخشش دیا جائے گا (۲۵)، اس کے بعد باقی لوگوں کی احادیث لکھی ہیں، امام احمد بن حنبلؒ نے مسند میں حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ سے ابتداء کی ہے، اور پھر باقی تین خلفاءؓ اور عشرہ مبشرہؓ میں سے باقی لوگوں کی احادیث لکھی ہیں، پھر دیگر صحابہ کی احادیث ہیں (۲۶)۔

(۲) المعاجم:

معجم میں حدیث کی ترتیب مسانید صحابہ، بلدان یا شیوخ کے لحاظ سے ہوتی ہے، عام طور پر معجم حروف کے لحاظ سے مرتب کی جاتی ہیں۔ معجم کی مشہور کتابیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ المعجم الکبیر: ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ)۔ یہ حروف معجم کے لحاظ سے مرتب کی گئی ہے۔

۲۔ المعجم الاوسط: ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ)۔

۳۔ المعجم الصغیر: ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (م ۳۶۰ھ)۔

۴۔ معجم الصحابہ: ابوعلی احمد بن علی الموصلی (م ۳۰۷ھ)۔

۵۔ معجم الصحابہ: احمد بن علی الھمدانی (م ۳۹۸ھ)۔

بطور مثال المعجم الصغیر میں طبرانی نے ایک ہزار ایک سو اکسٹھ (1161) احادیث لکھی ہیں، اس کتاب میں انہوں نے اساتذہ کی ترتیب سے لکھا ہے، لکھتے ہیں: هذا اول كتاب فوائد مشايخي الذين كتبت عنهم بالامصار، خرجت عن كل واحد منهم حديثاً واحداً، وجعلت اسمائهم على حروف المعجم (۲۷)۔

(۳) کتب الاطراف:

یہ کتب عام طور پر مسانید صحابہ کے لحاظ سے مرتب کی جاتی ہیں، ان کے نام حروف معجم کے لحاظ سے لکھے جاتے ہیں، مثلاً وہ صحابی جن کے نام الف سے شروع ہوتے ہیں وہ پہلے، پھر باء سے شروع ہونے والے نام، الف سے شروع ہونے والوں کے بعد میں آتے ہیں، اس طرح باقی ناموں کی ترتیب ہوتی ہے۔

اس قسم کی انحصار حدیث کی ایک طرف (ابتداء) ہوتا ہے جو کہ باقی پر دلالت کرتی ہے پھر وہ سندیں بیان کی جاتی ہے۔ جن کے ذریعے مذکورہ متن بیان کیا جاتا ہے، اس فن کی مشہور کتب درج ذیل ہیں:

۱۔ تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف، حافظ جمال الدین یوسف بن عبدالرحمٰن المزی (م ۷۴۲ھ)۔ اس میں کتب ستہ بعض دیگر کتب کی احادیث ہیں:

۲۔ ذخائر المواريث في الدلالة على مواضع الحديث، شیخ عبدالغنی النابلسی الدمشقی (م ۱۱۴۳ھ) اس میں کتب ستہ اور مؤطا امام مالکؒ کی احادیث ہیں۔

بطور مثال تحفة الاشراف میں ابتداء میں مقدمہ ہے، پھر رموز کتاب کی وضاحت ہے، پھر ابتداء میں حرف الالف میں پہلے نمبر پر ابیض بن جمال الحمری المار بی ہے۔

۱۔ انه وفد الى النبى ﷺ فاستقطعه الملح الزى بمآرب: الحديث......وفى الخراج ....ت فى الاحكام ....س فى احياء الموت (فى الكبيرى)، ....ق فى الاحكام (۲۸)

۲۔حدیث کے موضوع کی معرفت کے طریقے سے تخریج:

اس طریقے میں وہ شخص فائدہ اٹھاسکتا ہے جو حدیث کے موضوعات کا علمی ذوق رکھتا ہو۔عام طور پر اس طریقہ سے تلاش کی جانے والی حدیث کئی موضوعات سے متعلق ہوتی ہے، مطالعہ حدیث کرنے والے اساتذہ وطلباء احادیث کے موضوعات کو اچھی طرح سے سمجھتے ہیں، موضوع کا تعیین کرکے حدیث تین قسم کی کتابوں سے تلاش کی جاسکتی ہے:

ا۔عام مشہور کتابیں: وہ کتب جن میں کئی قسم کی احادیث ہوتی ہیں۔

ا۔الجوامع	۲۔المستخرجات علی الجوامع۔	۳۔المستدرکات علی الجوامع
۴۔المجامیع	۵۔الزوائد	۶۔کتاب مفتاح کنوز السنۃ

ا۔الجوامع:

جوامع ''جامع'' کی جمع ہے اور محدثین کی اصطلاح میں جامع ہر اس حدیث کی کتاب کو کہتے ہیں کہ جس میں تمام قسم کی ضروری احادیث موجود ہوں، مثلاً عقائد، احکام، رقاق (نرمی)، کھانے پینے، سفر وقیام کے آداب اور تفسیر کے متعلقات ،تاریخ وسیر، فتن اور مناقب ومثالب وغیرہ موجود ہوں، مشہور ترین جامع ،الجامع الصحیح للبخاری ہے۔

۲۔المستخرجات علی الجوامع:

''مستخرجات'' (مستخرج) کی جمع ہے اور محدثین کے ہاں مستخرج وہ کتاب حدیث ہے کہ جس کا مصنف کسی ایک کتاب کا استخراج کرتے ہوئے اس کتاب کی احادیث کو اپنی ذاتی سند سے بیان کرتا ہے، اور صاحب کتاب کی سند کو چھوڑتا ہے اور یہ مستخرج صاحب کتاب کے ساتھ اس کے استاد اور یا پھر اوپر جاکر مل جاتا ہے، اگرچہ صحابی میں ہی ملے اور اس کی شرط یہ ہے کہ وہ اتنی دور والے شیخ کے ساتھ نہ جا ملے کہ قریب والے تک پہنچانے والی سند ہی مفقود ہوکر رہ جائے۔بسا اوقات مستخرج اُن احادیث کو حذف کرجاتا ہے جن کی اسے اپنی پسند کی سند نہیں ملتی اور بسا اوقات ان کی صاحب کتاب کے طریق سے ذکر بھی کردیتا ہے۔

۳۔المستدرکات علی الجوامع:

المستدرکات کی جمع ہے ''متدرک''۔ ہر اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں اسکا مؤلف ایسی احادیث ذکر کرے جن کا کسی اور کتاب پر اس نے استدراک کیا ہو، اور اس دوسری کتاب سے وہ روایت رہ گئی ہو لیکن اس کی شروط پر ہوں جیسے (متدرک علی الصحیحین)۔

۴۔الجامع:

یہ ''مجمع'' کی جمع ہے اور مجمع ہر اس کتاب کو کہتے ہیں جس میں مصنف کتاب بہت سی تصانیف کی احادیث کو جمع کر دیتا ہے اور اس کتاب کی ترتیب وہی ہوتی ہے جو ان کتابوں کی جن کی احادیث کو اس نے جمع کیا ہے۔

۵۔الزوائد:

ایسی تصنیفات جن میں ان کے مؤلفین ایسی احادیث جمع کرتے ہیں جو کہ بعض کتابوں میں نہیں ہوتیں اور دوسری کتابوں میں وہ موجود ہوتی ہیں۔

۶۔مفتاح کنوز السنہ:

اس کتاب میں موضوعاتی فہرست کو مد نظر رکھا گیا ہے۔اس کا مصنف مستشرق ڈاکٹر ارند جان ہے۔یہ انگریزی تصنیف ہے مگر استاد محمد فواد عبدالباقی نے تصحیح و تنقیح کے بعد اس کو عربی زبان میں نقل کیا ہے/اس کا ترجمہ کر دیا ہے ،اس میں مؤلف نے چودہ کتابوں کی احادیث کی فہرست مرتب کی ہے،اس کتاب کی تیاری میں مصنف کو دس سال کا طویل عرصہ لگا اور مترجم رحمہ اللہ کو چار سال ترجمہ کرتے ہوئے لگ گئے۔

(۲)۔ایسی کتب حدیث جو دین کے اکثر ابواب اور موضوعات پر مشتمل ہوں:

۱۔الموطات: مؤطا امام مالک (ت ۱۷۹ھ)۔

۲۔السنن: سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی۔

۳۔المصنفات: مصنف ابن ابی شیبہ (م ۲۳۵ھ)

۱۔المؤطات:-

مؤطات (مؤطا) کی جمع ہے۔لغوی طور پر ہموار کی ہوئی جگہ کو کہتے ہیں،محدثین کی اصطلاح میں ہر وہ کتاب جس کی ترتیب فقہی ابواب بندی کے مطابق ہو۔اس میں مرفوع، موقوف،اور مقطوع تمام قسم کی احادیث موجود ہوں ۔مؤطا کہلاتی ہے۔اور مؤطا کو مؤطا امام مالک اسلئے کہتے ہیں کہ اس کا مصنف اسے لوگوں کے لئے آسان بنا کر پیش کرتا ہے، اسکی مشہور کتاب مؤطا امام مالک ہے۔

۲۔السنن:

ایسی کتب حدیث جن کی ترتیب فقہی ابواب بندی پر ہوں ،لیکن ان میں صرف مرفوع احادیث مذکور ہوتی ہیں،موقوف اور مقطوع تمام قسم کی روایات ان میں نہیں ہوتیں،مشہور سنن میں سے سنن ابی داؤد، سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ،سنن نسائی ۔

(۳)المصنفات:

ایسی کتب جن کو فقہی ابواب بندی کے تحت مرتب کیا گیا ہو۔اور ان میں موقوف اور مقطوع تمام قسم کی احادیث مذکور ہوں، یعنی ان میں احادیث نبویہ بھی ہوتی ہیں، اقوال صحابہ،تابعین کے فتوے اور بسا اوقات تبع تابعین کے فتاویٰ بھی ہوتے ہیں۔

۳۔ایسی کتب حدیث جو کسی ایک موضوع پر مشتمل ہوں:

ا۔ اجزاء: جزء رفع الیدین فی الصلوۃ ، جزء القراۃ خلف الامام ۔دونوں کے مصنف امام بخاری (م۲۵۶ھ) ہیں۔

۲۔ الترغیب والترہیب۔

۳۔ الزھد والفضائل والآداب والاخلاق سے متعلق کتب ۔مثلاً کتاب ذم الدنیا،ابن ابی دینا(م۲۸۱ھ)،کتاب الزھد :امام احمد بن حنبل(م۲۴۱ھ)۔

۴۔ احکام سے متعلق کتب مثلاً:بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام،ابن حجر عسقلانی(ت۸۵۲ھ)۔

۵۔ الموضوعات خاصۃ مثلا: کتاب الجہاد،ابن مبارک(ت۱۸۱ھ)۔

۔اجزاء: یہ جزء کی جمع ہے اور محدثین کی اصطلاح میں جزء اس کتاب کو کہتے ہیں کہ:

(۱)جس میں صرف ایک صحابی یا تابعی کی مرویات جمع کی گئی ہوں۔

(۲)یا پھر جس میں ایک ہی موضوع سے متعلقہ احادیث/ مرویات کو جمع کیا گیا ہو۔

جیسے جزء رفع الیدین فی الصلوۃ للبخاری ،وجزء القراءۃ خلف الامام ۔دونوں کے مصنف امام بخاری (م۲۵۶ھ)ہیں۔

۔الترغیب والترھیب منذری(م۶۵۶ھ)

کتب ترغیب وترھیب میں ایسی احادیث کو جمع کیا جاتا ہے کہ جن میں آپ ﷺ نے مستحسن امور کا مطالبہ امر کے ساتھ کیا ہو جیسے برالوالدین اور ایسی احادیث جن میں برے کاموں سے منع کر کے ترھیب دلائی گئی ہو جیسے والدین کی

نافرمانی والی احادیث۔یعنی اس قسم کے کتب میں تلاش کرنا مشکل نہیں ہے۔

۳۔حدیث کے پہلے حصے کی معرفت کے طریقے سے تخریج:

اگر حدیث کے پہلے حصّے کا علم ہوتو اس طریقے سے حدیث معلوم ہوسکتی ہے اور اگر پہلا کلمہ معلوم نہ ہوتو اس طریقے سے حدیث معلوم نہیں ہوسکتی۔اس طریقہ سے تین قسم کی کتب میں احادیث ملتی ہیں۔

(الف): مشہور احادیث کی کتب:

ان کتب میں وہ احادیث ہوتی ہیں جو لوگوں کی زبان پر عام ہوتی ہیں۔یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہوتی ہے۔اس منسوب سے مراد اصطلاح حدیث کی وہ قسم نہیں جس میں تین راوی ہوں یہاں شہرت سے مراد مشہور ہے۔

۱۔المقاصد الحسنہ فی بیان کثیر من الاحادیث المشتہرۃ علی الالسنۃ،محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م ۹۰۲ھ)

۲۔الدرر المنتثرۃ فی الاحادیث المشتہرۃ۔جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی،(م ۹۱۱ھ)

۳۔تمییز الطیب من الخبیث فیما یدور علی السنۃ الناس من الحدیث،عبدالرحمٰن بن علی بن الدیبع الشیبانی (ت ۹۴۴ھ)

۴۔التذکرۃ فی الاحادیث المشتہرۃ،بدرالدین محمد بن عبداللہ الزرکشی (م ۹۷۴ھ)

۵۔کشف الخفاء ومزیل الالباس عما اشتہر من الاحادیث علی السنۃ الناس،اسماعیل بن محمد عجلونی (ت ۱۱۶۲ھ)

(یہ پانچوں کتب مطبوع ہیں) ان میں احادیث مشہور ہیں اور ان کا ابتدائی حصّہ معلوم ہوتو احادیث مل جاتی ہیں۔

بطور مثال امام سیوطی نے "الدرر المنتثرۃ فی الاحادیث المشتہرۃ" میں الف بائی ترتیب سے کل ۴۶۳ /احادیث لکھی ہیں۔پھر ۴۶۴ تا ۴۹۳/احادیث ترتیب کے بغیر لکھی ہیں۔پہلی حدیث:ابغض الحلال الی اللہ الطلاق ہے (۲۹) ترتیب میں آخری حدیث نمبر ۴۶۳۔یا خیل اللہ ارکبی (۳۰)، اسی طرح اس قسم کی دیگر کتب میں بھی ہے۔

(ب): وہ کتاب جن میں احادیث حروف معجم کی ترتیب سے مرتب ہوتی ہے۔

الجامع الصغیر فی احادیث البشیر والنذیر،جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ)

الجامع الصغیر کو الف بائی ترتیب سے لکھا گیا ہے۔مختصر مقدمہ کے بعد رموز کتاب لکھے ہیں۔پہلے ہمزہ سے شروع کیا ہے پہلی حدیث:آتی باب الجنۃ فاستفتح فیقول الخازن:من انت؟ فاقول:محمد،فیقول:بک امرت (حم،م) عن انس نے لکھا ہے (۳۱)۔

(ج): المفتاح اور الفہارس جن کو علماء نے خاص کتب کے لئے تصنیف کیا ہے مثلاً:

-مفتاح الصحیحین:قادی۔

-البغیۃ فی ترتیب احادیث الحلیۃ:غماری۔

-فہرس ترتیب احادیث ابن ماجہ: محمد فؤاد عبدالباقی۔

-فہرس مشکاۃ المصابیح، محمد جمیل العطار (دارالفکر بیروت، ۱۹۹۴ء)۔

-الاطراف السنۃ لمجمع الزوائد المطالب العالیہ، عمر (مکتبہ دارالطحاوی الریاض)۔

-فھارس الام، د۔عبدالرحمٰن المرعشلی (دارالمعرفہ بیروت ۱۹۸۸ء)۔

-فھارس احادیث السنن الکبریٰ للبیھقی، عجمن یوسف، (دارالمعرفہ بیروت ۱۹۸۸ء)۔

-فھارس حلیۃ الاولیاء، ابوھاجر السعید، (دارالفکر بیروت ۱۹۹۲ء)۔

-فہرس احادیث وآثار صحیح البخاری، عالم الکتب، بیروت۔

-فھارس صحیح مسلم، وھوالمجلد الخامس الملحق بالکتاب، دارالاحیاء التراث العربی، بیروت

فھارس (السنن) الدارمی، دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

فھارس السنن:

-فھارس السنن ابی داؤد، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

-فھارس سنن ابن ماجہ، دارالکتب العلمیۃ۔ بیروت۔

-فہرس اھادیث وآثار سنن الدارمی، عالم الکتب، بیروت۔

فھارس المصنفات:

-فہرس احادیث وآثار مصنف عبدالرزاق، علم الکتب، بیروت۔

-فہرس احادیث وآثار مصنف ابن ابی شیبۃ، علم الکتب، بیروت۔

فھارس الجامع:

-ممعجم جامع الاصول، دارالفکر، بیروت۔

-المرشد الی کنز العمال، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت۔

-مفتاح الوصول الی التاج الجامع الاصول، داراحیاء التراث العربی، بیروت۔

فھارس الزوائد:

-فہرس احادیث موارد الظمآن، دارالبشائر الاسلامیہ، بیروت۔

-فہرس احادیث المطالب العالیہ، دارالمعرفۃ، بیروت۔

-فہرس احادیث کشف الاستار عن الزوائد البز ار، دارالکتب العلمیہ، بیروت

-فہرس مجمع البحرین فی زوائد المعجمین، مکتبۃ الرشد، الریاض۔

فهارس المستدرکات:

-الابانۃ فی ترتیب احادیث وآثار مسند ابی عوانۃ، مکتبۃ دار الاقصیٰ، الکویت۔

فهارس کتب ذات موضوع عام:

-فهارس الترغیب والترهیب، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

-قرۃ عین المسعد بترتیب اطراف الادب المفرد، مکتبۃ المعلا، الکویت۔

-فہرس احادیث کتاب الزهد، للامام احمد، دار البشائر الاسلامیۃ، بیروت۔

-فہرس احادیث وآثر کتاب الاموال لأبی عبید، عالم الکتب، بیروت۔

-فهارس لحادیث: الأموال، لحمید بن زنجویہ، والخراج، لیحیی بن آدم القرشی، لأبی یوسف، دار الهجرۃ، الریاض۔

-فهارس احادیث وآثار کتاب السنۃ، لابن ابی عاصم، مکتبۃ الرشد، الریاض۔

-فہرس احادیث الزهد، لابن المبارک، دار البشائر الاسلامیۃ، بیروت۔

-فہرس احادیث نوادر الاصول، للحکیم الترمذی، دار البشائر الاسلامیۃ، بیروت۔

-کنوز الباحثین: التراجم والفهارس التفصیلیۃ لکتاب الریاض الصالحین، دار الفکر المعاصر، بیروت۔

-فهارس شعب الایمان، للبیهقی، دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

-فهارس الاحادیث التی رواها ابن ابی دنیا (اطراف احادیث ۳۹ کتاباً)، دار ابن حزم، بیروت۔

-فهارس زاد المعاد، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت۔

فهارس کتب احادیث الاحکام:

-فہرس الاحادیث والآثار، للمحلی، دار الرایۃ، الریاض۔

-تنویر اولیی الابصار بترتیب احادیث نیل الاوطار، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

-فهارس شرح معانی الاثار للطحاوی، دار الجیل، بیروت۔

فهارس کتب التخریج:

-فہرس احادیث وآثار کتاب النصب الرایۃ، عالم الکتب، بیروت۔

-فهارس تلخیص الحبیر، دار المعرفۃ، بیروت۔

- فهارس الدرایة فی تخریج احادیث الهدایة، دارالمعرفة، بیرت۔
- اسعاف الملحین بترتیب احادیث احیاء علوم الدین (وتخرجه) دارالبشائرالاسلامیة، بیروت۔
- فتح الوهّاب بتخریج احادیث الشهاب، عالم الکتب، بیروت۔

فهارس المسانید:

- فهرس احادیث وآثار مسند احمد، المکتب الاسلامی، بیروت۔
- فهرس احادیث وآثار مسند الحمیدی۔ دارالبشائرالاسلامیة، بیروت۔
- ترتیب اطراف احادیث مسند الطیالسی۔ مکتبة دارالاقصیٰ، الکویت۔
- فهارس مسند ابی یعلی الموصلی، دارالمأمون للتراث، دمشق۔

فهارس المعاجم:

- فهارس کتاب الموضوعات، دارالبشائرالاسلامیة، بیروت۔
- فهارس المعجم الکبیر للطبرانی، دارالاحیاء التراث العربی، بیروت۔

فهارس کتب التزمت الصحة سویٰ الصحیحین والمستدرک والمستخرجات السابقة:

- فهارس صحیح ابن خزیمة، دارالکتب العلمیة، بیروت۔
- فهرس الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان، مؤسسة الرسالة، بیروت۔

فهارس کتب یغلب علی احادیثها الضعف اذا انفردت باخراجها سوی کتب التراجم:

- فهرس احادیث نوادرالاصول، دارالبشائرالاسلامیة، بیروت۔
- فهرس الفردوس بمأثور الخطاب، دارالکتب العلمیة، بیروت۔
- قبس الانوار وتذلیل الصعاب فی ترتیب أحادیث الشهاب، المطبعة العلمیة، حلب۔

فهارس کتب الاحادیث الموضوعة:

- فهارس کتاب الموضوعات،، دارالبشائرالاسلامیة، بیروت۔
- الدرر المجموعة بترتیب احادیث اللآئی المصنوعة، دارالبشائرالاسلامیة، بیروت۔

-فهارس احادیث الفوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ، مکتبۃ الرشد، الریاض۔

-التذکرۃ المشفوعۃ فی ترتیب احادیث تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ، دار البشائر الاسلامیۃ، بیروت۔

فهارس کتب علل الحدیث:

-فهارس علل الحدیث، لابن ابی حاتم دار المعرفۃ، بیروت۔

فهارس کتب التفاسیر:

-فہرس احادیث تفسیر البغوی، دار البشائر الاسلامیۃ، بیروت۔

-فہرس احادیث تفسیر القرآن العظیم، لابن کثیر۔ دار المعرفۃ۔ بیروت۔

-فہرس احادیث الدرر المنثور فی التفسیر المأثور، عالم الکتب، الریاض۔

-فهارس تفسیر البحر المحیط، لابی حیان، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

-فهارس الجامع لاحکام القرآن، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

-فهارس التفسیر الکبیر للرازی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

-فهارس روح المعانی، للآلوسی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

فهارس کتب الشروح:

-فهارس اتحاف السادۃ المتقین، دار احیاء التراث العربی، بیروت۔

-فهارس فتح الباری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔

-فهارس الفتح الربانی۔ دار الجیل، بیروت۔

-فهارس التمهید لما فی الموطأ من المعانی والاسانید۔ المغرب وزارۃ الاوقاف۔

-فهارس الاستذکار، دار قتیبۃ، بیروت۔

فهارس کتب غریب الحدیث:

-فہرس غریب الحدیث، لأبی عبید القاسم بن سلام، دار البشائر الاسلامیۃ، بیروت۔

-فهارس غریب الحدیث للخطابی، والحربی، وابن قتیبۃ، دار البشائر الاسلامیۃ، بیروت۔

فھارس کتب التاریخ:

-فھارس تاریخ الطبری، دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

-فہرس عام لکتاب البدایۃ والنہایۃ، مکتبۃ المعارف، بیروت۔

مراجع لابد منھا فی المکتبۃ الحدیث الحدیثیۃ:

-المعجم المفھرس لألفاظ الحدیث الشریف لفنسنک۔

-مفتاح کنوز السنۃ لفنسنک۔ القاھرۃ، لجنۃ ترجمۃ دائرۃ المعارف الاسلامیۃ۔

-مفتاح المعجم المفھرس، لمأمون صاغرجی، دارالفکر المعاصر، بیروت۔

-موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف لمحمد السعید بن بسونی زغلول، دارالفکر، بیروت۔

-الرسالۃ المستطرفۃ، للکتانی، دارالبشائر الاسلامیۃ، بیروت۔

فھارس کتب الرجال غیر المختصۃ بالضعفاء:

-فہرس الاحادیث والآثار لکتاب الکنی والاسماء، للدولابی، عالم الکتب، بیروت۔

-فھارس التاریخ الکبیر للبخاری، دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

-فھارس الجرح والتعدیل، لابن ابی حاتم الرازی، دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

-فہرس احادیث حلیۃ الاولیاء، دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

-فہرس احادیث وآثار تاریخ جرجان، جامعۃ الامام محمد بن سعود، الریاض۔

-فھارس کتاب الثقات، لابن حبان، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ بیروت۔

-فھارس مختصر تاریخ دمشق، لابن منظور، دارالفکر المعاصر، بیروت۔

-فھارس الطبقات الکبریٰ، لابن سعد، دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

-فھارس تاریخ بغداد،، دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔،

-فھارس ذیول تاریخ بغداد، دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔

فھارس کتب الرجال الضعفاء:

-بلوغ الآمال فی ترتیب احادیث میزان الاعتدال، المکتب الاسلامی، بیروت۔

-فہرس کتاب المجروحین والضعفاء، لابن حبان، دارالجیل، بیروت۔

۔معجم الکامل فی ضعفاء الرجال، دار الفکر، بیروت۔

مندرجہ بالا تمام کتب میں احادیث الف، بائی ترتیب سے لکھی گئی ہے۔

۴۔متن وسند کے لحاظ سے (حدیث کا حال معلوم کر کے) تخریج حدیث:

حدیث کے متن یا سند میں جو چیزیں اور صفات ہوں۔ان پر غور وفکر کر کے حدیث کا مخرج تلاش کیا جائے۔ یا وہ صفات معلوم ہونے کی بناء پر کتب حدیث میں تلاش کی جائیں۔جو کتب ان صفات کے لئے سند یا متن کے لحاظ لکھی گئی ہوں۔

ا۔المتن:

جب حدیث کی کتاب میں وضع کی علامت ظاہر ہوں اور اس میں رکاکت لفظی یا فساد معنی یا قرآن کی صریح خلاف ورزی ہو تو عام طور پر یہ احادیث موضوعات کی کتابوں میں ملیں گی ان میں اس حدیث کی تخریج ہوگی اور وجع کرنے والے کا نام ہوگا اس سلسلے کی چند کتب درج ذیل ہیں:

ا۔الموضوعات الکبریٰ، ابن الجوزی (م۵۹۷ھ)۔

۲۔تنزیۃ الشریعۃ المرفوعۃ عن الاحادیث الشنیعۃ الموضوعۃ:

ابن عراق (م۹۶۳ھ): یہ ابواب پر مرتب ہے۔

۳۔المصنوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع المسمیٰ:

الموضوعات الصغریٰ: ملا علی قاری (م۱۰۱۴ھ) یہ معجم کے حرف پر مرتب ہے۔اگر تلاش کی جانے والی حدیث قدسی ہوگی تو ہم اس کو حدیث قدسیہ میں تلاش کریں گے۔الاتحافات السنیۃ بالاحادیث القدسیہ۔عبدالرؤف مناوی (م۱۰۳۱ھ)

ب۔جب کسی حدیث میں سند کی لطائف سے متعلق بات ہو تو ایسی حدیث کو سند سے متعلق کتب میں دیکھا جائے گا۔

مثلاً: ا۔حدیث کسی باپ کی بیٹے سے مروی ہو تو تخریج کا قرب مصدر جس میں روایت الاباء عن الابناء کی حدیث میں دیکھیں گے۔مثلاً: تاب روایۃ الاباء عن الابناء: خطیب بغدادی (م۴۶۳ھ)۔

۲۔اگر حدیث مسلسل ہو تو ایسی کتب سے مدد لی جائے گی جو حدیث مسلسلہ کے بارے میں ہوں، مثلاً: المسلسلات الکبریٰ: امام سیوطی (م۹۱۱ھ)

۳۔حدیث مرسل ہوتو مراسیل کی کتابوں میں دیکھا جائے گا۔مثلاً: مراسیل ابی داؤد(م۲۷۵ھ) یہ ابواب کے لحاظ سے مرتب کی گئی ہے۔المراسل عبدالرحمٰن بن ابی حاتم(۳۲۷ھ)

۴۔اگر سند میں راوی ضعیف ہوتو کتب ضعفاء میں دیکھا جائے گا۔

۱۔الکامل فی ضعفاء الرجال: ابن عدی(م۳۶۵ھ)

۲۔میزان الاعتدال: ذہبی(م۷۴۸ھ)۔

۳۔لسان المیزان: ابن حجر عسقلانی(م۸۵۲ھ)

متن وسند کا اکھٹا ہونا:

ایسی صفات واحوال جب متن وسند میں اکھٹے ہو جائیں گے تو ایسی کتابوں کو دیکھیں گے جو ان کے لئے تیار کی گئیں ہیں۔مثلاً:

۱۔علل الحدیث: ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم(م۳۲۷ھ) یہ ابواب پر مرتب ہے۔اور اس میں ۲۸۴۰/احادیث ہیں۔اس کی ابتدا میں علل احادیث کے متعلق مکمل اسانید کے ساتھ محدثین کے اقوال لکھے ہیں۔

مثلاً: عبدالرحمٰن مہدی کا قول: لان اعرف علة حديث هو عندي احب الى ان اكتب حديثاًليس عندي (۳۲)

۲۔الاسماء المبهمة فى الانباء المحكمة بغدادي: خطیب بغدادی(م۴۶۳ھ)۔

۳۔المستفاد من مهمات المتن والاسناد: ابوزرعۃ(۸۲۶ھ) یہ فقہی ابواب پر مرتب ہے۔

۵۔حدیث کے الفاظ کے ذریعے تخریج:

اس طریقہ میں ایسے کلمہ کے ذریعے تخریج کی جاتی ہے جو حدیث میں کم آتا ہے۔یعنی عبارت میں آنے والا ایسا لفظ جو بکثرت استعمال نہ ہوتا ہو اس کو اس کتاب میں بنیاد بنایا گیا ہے۔مثلاً المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی، پروفیسر ونسک، اس کتاب کو نو(۹) سے مرتب کیا گیا ہے کتب صحاح ستہ، سنن داری (کتاب پر مسند داری لکھا ہے) مؤطا مالک، مسند احمد بن حنبل ۔صفحات کے نیچے مخفف الفاظ دے گئے ہیں۔

ملاحظہ ہوں۔خ یعنی البخاری، م یعنی مسلم بن الحجاج، د یعنی اباء داؤد، ت یعنی الترمذی، ن یعنی النسائی، ق یعنی ابن ماجہ، دی یعنی الدارمی، ط یعنی المؤطا، حم یعنی احمد بن حنبل(۳۳)۔اس وجہ سے آسانی رہتی ہے اس کتاب کو احادیث کے مادہ کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے۔الفاظ کے ساتھ حدیث میں کتاب کا نام،مثلاً: الصلاۃ، اور پھر باب کے نمبر لکھا ہوتا ہے، سوائے مسند احمد کے، اس قدیم مصری نسخے کی جلد اور صفحہ نمبر بھی ہوتا ہے۔احادیث کے الفاظ ہو ہونے کی صورت میں احادیث تلاش کر لی

جاتی ہیں،مثلاً حدیث:ایاکم والجلوس علی الطرقات ،کوجلوس کے مادۃ:جلس میں تلاش کیا تو اس طرح سے ملا:ایاکم والجلوس علی الطرقات ، خ مظالم۲۲،استئذ ان۲،م لباس۱۱۴،داد ب۱۲،ت استئذ ان۳۰،دی استئذ ان۲۲،حم۳/۳۶ ۔(۳۴)اسی اس حدیث کو:طرقات کے مادے طرق میں دیکھا تو اس طرح سے ملا:ایاکم والجلوس علی الطرقات، خ مظالم۲۲ ،استئذ ان۲،م لباس۱۱۴،داد ب۱۲،حم۳/ ۳۶،۴۷،۶۱۔(۳۵)لیکن بعض اوقات اس کتاب ں احادیث نہیں ملتیں۔معلوم ہوتا ہے مکمل طور پرتب کی احادیث نہیں لی گئیں۔

نامور محدثین کی تخریج حدیث کے شاہکار نمونے:

۱۔معروف محدث احمد صقر نے ''دلائل النبوۃ''امام بیہقی کوایڈٹ کیا۔اس کے مقدمہ تحقیق کے آخر میں لکھا ہے:

وبعد:فانی ارجو أن اکون قد وقفت فی تحقیق هذاالکتاب وتخریج نصوصه علی نحو یرضی کرام العلماء ،واسأل الله سبحانه أن یتقبل عملی فیه وأن یذیقنی ومؤلفه من رحمتهومثوبته یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضراً،انه أکرممسؤل وأجود مأمول .وصلی الله علی محمد وعلی آله وصحبه وسلم (۳۶)

اس کتاب پران کی تخریج بطور نمونہ دلائل نبوۃ کی عبارت ملاحظہ ہو:ے

عن عبد الرحمن بن عبد اللهبن مسعود ،عن ابیه ،قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :نضّر اللهامْرَأ سمع منا حدیثاًفأدّاه کما سمعه،وربّ مبلغ أو عی من سامع (۳۷)۔

اس حدیث پراحمد صقر نے یہ حاشیہ لکھا ہے:

الحدیث من روایة ابن مسعودأخر جه أ حمد فی المسند ٦/٩٦ (المعارف)والشافعی فی الرسالة ص ٤٠١–٤٠٢،وابن حاتم فی الجرح والتعدیل ١/١/٩–١٠،وابن ماجه فی مقدمة السنن ١/٨٥،والترمذی فی جامعه :کتاب العلم :باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع ٢/١٠٩–١١٠،ابن حبانفی صحیحه ١–٢٢٤(المعارف)وانظره فی جامع بیان العلم ١/٤٠،والکفایة ص٢٩،٩٤،ومعرفة السنن والآثار ١/١٥–١٦. والالماع ص١٥٣.

اس حدیث سے آگے اصل کتاب دلائل النبوۃ کی عبارت اس طرح ہے:

قال الشافعی :فلما ندب رسول الله صلی اللهعلیه وسلم الی استماع مقالته وأدائها امْرِءً یُؤدِّیها –والامرءُواحد"دلّ ماتقومُ الحجة به علی من أدّی الیه (٣٨)

اس پر یہ حاشیہ لکھا ہے:

الرسالة ص٤٠٢،ومعرفة علوم الحدیث للحاکم ص ٢٦٠ ،والکفایة ص

۲۹،ومفتاح الجنة ص۵،ومعرفة السنن والآثار ۱/۱٦۔

۲۔مشہور محدث محمد احمد شاکر نے للامام احمد حنبل کو ایڈٹ کیا تحقیق کا نمونہ مع عبارت مسند ملاحظہ ہو:

حدثنا أبو سعيد مولى بني هاشم حدثنا شداد ،يعني ابن سعيد ،حدثنا غيلان بن جرير بن مطرّف قال :قلنا للزبير ياأبا عبد الله ،ماجاء بكم؟ ضيعتم الخليفة حتى قُتل ،ثم جئتم تطلبو ن :بدمه !قال الزبير :انا قرأنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر وعثمان :(اتقوا فتنةً لاتصيبنّ الذين ظلموا منكم خاصة)لم تكن نَحسِبُ أنّا اهلها ، حتى وقعت منا حيث وقعت (۳۹)۔

اس پر حاشیہ لکھا ہے۔

اسناده صحيح .شداد بن سعيد الراسبي :ثقة ،غيلان بن جرير الأزدي :ثقة .مطرف هو ابن عبدالله بن الشخير الحرشي العامري ،وهو تابعي ثقة ،كان ذافضل وورع وأدب ،ولد في حياة رسول الله ."الشخير"بكسر الشين وتشديد الخاء المكسورة"الحرشي"بفتح الحاء والراء .والحديث ذكره ابن كثير في التفسيرَ ٤/٣٩،عن المسند .ثم قال :وقد رواه البزار من حديث مطرف عن الزبير،وقال :لا نعرف مطرفاًروى عن الزبير غير هذا الحديث".وهوأيضاًفي الزوائد ٧/٢٧۔

وقال :رواه أحمد باسنادين ،رجال أحدهما رجال الصحيح" يريد به هذا ،ويريد به هذا ،ويريدبالأسناد ألاخر مايآتي ١٤٣٨۔

ایک اور روایت میں اس طرح ہے:

حدثنا رَوح حدثنا محمد بن ابي حفصة حدثنا الزهري عن عبيدالله بن عبد الله عن ابن عباس قال :سمعت عبد الرحمن بن عوف يقول:سمعت رسول الله ﷺ يقول :اذا كان الوباء بأرض وأنت بها فلا تخرج منها (٤٠)

اس پر محمد احمد شاکرؒ نے حاشیہ طرح لکھا ہے:

اسناده صحيح،محمد بن أبي حفصة البصري :ثقة ،وثقه ابن معين وأبوداؤدوغيرهما ،وترجمه البخاري في الكبير ١/١/٢٢٦باسم "محمد بن ميسرة " وهو اسم أبي حفصة ، وأخرج له الشيخان،عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود :تابعي ثقة فقيه شاعر ،كثير الحديث والعلم .والحديث رواه البخاري ١٠:١٥١١٤١٤و١٢:٣٠٣ومسلم ١:١٨٨،وأبو داؤد ٣:١٥٣ — ١٥٤ من طرق الزهري عن عبد الحميد بن عبد الرحمنبن زيد بن الخطاب عن عبيد الله بن عبد اللهبن

الحرث بن نوفل عن ابن عباس ،وفيه قصة عند البخاری ومسلم وسيأتی من هذه الطريق ١٦٧٩،والمردبالوباء هنا الطاعون،وانظر ١٦٧٨۔

٣۔معروف محدث ناصر الدین الالبانیؒ نے ''سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ'' میں یہ حدیث لکھی ہے:

انما بعثت لاتمم مکارم (وفی رواية صالح)الاخلاق (٤١)۔

اس پر حاشیہ اس طرح لکھا ہے۔

رواه البخاری فی الأداب المفرد"رقم (٢٧٣)"وابن سعد فی "الطبقات "(١/١٩٢)،والحاكم (٢/٦١٣)،واحمد (٢/٣١٨)وابن عساكر فی "تاريخ دمشق"

(٦/٢٦٧/١)من طريق ابن عجلان عن القعقاع بن حكيم عن أبی صالح عن أبی هريرة مرفوعاً.وهذا اسناد حسن ،وقال الحاكم :صحيح علی شرط مسلم "ووافقه الذهبی !وابن عجلان ،انما أخرج لهمسلم مقروناً بغيره.

وله شاهد ،أخرجه ابن وهب فی "الجامع"(ص٧٥):أخبرنی هشام بن سعد عن زيد بن أسلم مرفوعاًبه .وهذامرسل حسن الاسناد ،فالحديث صحيح، وقد رواه مالك فی "المؤطا"(٢/٩٠٤/٨)بلاغاًوقال ابن عبد البر :"وهوحديث صحيح متصل من وجوه صحاح عن أبی هريرة وغيره"

٤۔ناصر الدین الالبانیؒ نے" سلسلة الاحاديث الضعيفه والموضوعه "میں یہ حدیث لکھی ہے:كان يأخُذُمِنَ اَلحْيَةِ؛مِنْ عَرْضِهَاوَطَوْلِهَا(٤٢) ۔

اس پر حاشیہ اس طرح لکھا ہے:

موضوع :اخرجه الترمذی (٣/١١)،والعقيلی فی "الضعفاء"(ص٢٨٨) ،ابن عدی (٢/٢٤٣) ،وأبوالشيخ فی اخلاق النبی صلی الله عليه وسلم (٣٠٦)

من طريق عمر ابن هارون البلخی عن أسامة بن زيد عنعمر بن شعيب عن ابيه عن جده مرفوعاً .وقال الترمذی :"هذاحديث غريب ،سمعت محمد بن اسماعيل يقول عمر بن هارون مقارب الحديث ،لا أعرف له حديثاً ليس له أصل –أو قال :يتفرد به –الا هذا الحديث "قلت :وفی ترجمة رواه العقيلی،ثم "قال ولايعرف الا به ،وقد روی عن النبی صلی الله عليه وسلم باسانيد جياد أنه

قال :اعفوا اللحی ،وأحفواالشوارب "وهذه الروایة أولیٰ "وعمر هذا :قال فی "المیزان "قال ابن معین کذاب خبیث وقال صالح جزرةکذاب "ثم ساق له هذا الحدیث لکن قال ابن عدی عقبة ۔"وقد روی هذا عن اسامة غیر عمر بن هارون ۔"فلینظر ،فانه خلاف ماقال البخاری والعقلیی أنه یفرد به عمر ۔

۵۔امام بغویؒ کی مصابیح السنة کی تحقیق یوسف عبدالرحمٰن الرعشلی ،محمد سلیم سمارة ،اور جمال حمدی الذھبی نے کی ہے بطور مثال حدیث اس طرح ہے:وقالت عائشه رضی الله عنها :کان رسول اللهﷺ لَیُصَلّی الصبحَ فینصرفُ النِّساءُ مُتَلفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَایُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَس(٤٣)

اس پر حاشیہ اس طرح لکھا ہے۔

متفق علیه أخرجه: البخاری فی الصحیح ٢/٣٤٩،کتاب الأذان (١٠) ، باب انتظار الانس قیام الامام العالم (١٣٣)،الحدیث (٨٦٧)—ومسلم فی الصحیح ١/٤٤٦،کتاب المساجد (٥)،باب استحباب التکبیر بالصبح فی أول وقتها،وهوالتغلیس (٤٠)،الحدیث (٢٣٢/٦٤٥)—ومتعلفات :أی متجللات ومتلففات ،وبمروطهنّ:أی بأکسیتهن واحد ها مرط بکسر المیم (النووی ،شرح صحیح مسلم٥/١٤٣ —١٤٤)و(الغلس):ظلمة آخر اللیل ۔

علم تخریج حدیث سے متعلق کتب:

علم تخریج حدیث دیگر علوم کی طرح قدیم نہیں بلکہ اس کا رواج بعد میں پڑا، خاص کر اس وقت جب طالب علموں کو اسے پڑھانے کی ضرورت پڑی۔اساتذہ نے اپنے پڑھانے اور طلباء کے فائدے کے لئے بعض کتاب لکھیں،جن میں سے بعض یہ ہیں:

۱۔حصول التفریج بأصول التخریج ،لأبی الفیض بن الصدیق الغماری (م۱۳۸۰ھ) الریاض بمکتبة الطبریة ۔

۲۔حصول التفریج ودراسة الاسانید،للدکتور محمود الطحان ،دارالقرآن الکریم ،بیروت ،۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱م۔

۳۔کشف اللثام عن اسرار تخریج احادیث سیدالانام ،الدکتور عبدالموجود محمد عبداللطیف۔مصر بدارابن تیمیة ،۱۹۸۵م۔

۴۔طرق تخریج حدیث رسول اللهﷺ ،الدکتور عبدالمهدی عبدالقادر عبدالهادی۔مصر ،بدارالاعتصام ،۱۹۸۷م۔

۵۔اصول التخریج وطرق تخریج الحدیث ،للدکتور شاکر ذیب فیاض۔

۶۔منهج الدراسة الاسانید والحکم علیها ،ویلیه دراسة فی تخریج الأحادیث ،للدکتور ولید بن حسن العانی (۱۴۱۶ھ-۱۹۹۶م) الأردن بدارالفائس ۱۴۱۸ھ-۱۹۹۷م۔

۷۔ علم تخریج الاحادیث :اصوله۔طرائقه۔مناهجه۔لدکتور ،ح ،دمحمد بکار۔دارطیبیه الریاض ،۱۴۱۸ھ

۸۔تخریج الحدیث ،لدکتور ھمام عبدالرحیم سعید۔جامعۃ القدس المفتوحۃ فی عمان ۱۹۹۶ھ

۹۔تبسیط علم التخریج ،الدکتور مصطفےٰ سلیمان الندوی ،نشر دار الکلمۃ۔

۱۰۔التأصیل لأصول التخریج ،للشیخ بکر بن عبداللہ ابوزید ،نشر بدار العاصمۃ فی الریاض ،۱۴۱۳ھ۔

۱۱۔مفاتیح علوم الحدیث و طرق تخریجہ ،لمحمد عثمان الخشت ،مکتبۃ الساعی الریاض۔

۱۲۔فن تخریج الحدیث ،للدکتور عزت علی عید عطیۃ ۔وھو مقال نُشر فی کلّیتی الشرعیۃ واصول الدین والعلوم العربیۃ والاجتماعیۃ بالقصیم ،۱۴۰۱ھ-۱۴۰۲ھ ،السنۃ الثانیۃ ،العدد الثانی ۔۱۳۔مناھج المحدثین: حدودھا و غایاتھا و مصادرھا ،الدکتور نورالدین عتر حفظہ اللہ و رعاہ۔وھو مقال نُشر فی مجلۃ الاحمدیۃ ،العدد الخامس ،المحرم ۱۴۲۱ھ نیسان ۲۰۰۰م ۔میّز فیہ بین التخریج و مناھج المحدثین۔

۱۴۔طرق تخریج اقوال الصحابۃ والتابعین :تکملۃ کتاب طرق تخریج حدیث رسول اللہ ﷺ د۔عبدالمھدی عبدالقادر عبدالھادی ،القاھرۃ: مکتبۃ الایمان ،۱۴۱۷ھ۔

۱۵۔تخریج الحدیث الشریف ،د۔علی نائف بقاعی ،دار البشائر الاسلامیۃ ،بیروت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰م الطبعہ الاولیٰ۔

(حوالہ جات)

۱۔ فیروز آبادی، القاموس المحیط ۱/ ۱۹۱-۱۹۲۔

۲۔ حمد بن فارس، معجم مقاییس اللغۃ (تحت مادہ، تحقیق عبد السلام، دار الاحیاء التراث الکتب العربیۃ القاھرہ، ۱۳۶۶ھ)، ۲/ ۱۷۵۔

۳۔ ابن منظور، لسان العرب (دار صادر بیروت) ۲/ ۲۴۹-۲۵۴۔

۴۔ سورۃ النازعات: ۲۹، البغوی، معالم التنزیل (مصطفیٰ البابی واولادہ بمصر الطبعۃ الثانیۃ ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۵م) ۴/ص ۷۔

۵۔ ابراہیم مصطفیٰ، احمد حسن زیات وغیرہ، المعجم الوسیط، (المکتبۃ الاسلامیۃ استانبول، ترکیا) ۲۲۴۔

۶۔ ابو الفضل عبد الحفیظ بلیاوی، مصباح اللغات (سعید اینڈ کمپنی کراچی، ۱۹۷۳ء) ۱۹۵۔

۷۔ ڈاکٹر محمود الطحان، اصول التخریج ودراسات الاسانید (دار القرآن الکریم، بیروت، الطبعۃ الثانیۃ ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱م) ۱۲-۱۳۔

۸۔ احمد بن محمد الغماری، حصول التفریج باصول التخریج (مکتبۃ طبریۃ، الریاض، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴م) ۱۳۔

۹۔ ایضاً، ص ۱۴۔

۱۰۔ ابن الصلاح، علوم الحدیث المعروف مقدمہ ۲۲۸۔

۱۱۔ السخاوی، محمد بن عبد الرحمٰن، فتح المغیث شرح الفیہ الحدیث ۲/ ۳۳۸۔

۱۲۔ عبد الروف المناوی، فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ۱/ ۲۰۔

۱۳۔ ابو محمد عبد المہدی بن عبد القادر عبد الھادی، طرق تخریج حدیث (دار الاعتصام قاھرہ) ۱۱-۱۴۔

۱۴۔ ان کتب کا ذکر تفصیل سے آرہا ہے۔ بطور مثال: تخریج احادیث تفسیر بیضاوی، اور نصب الرایہ تخریج احادیث ھدایہ۔

۱۵۔ الحاکم، معرفۃ علوم الحدیث (دار الآفاق الجدیدۃ، بیروت، الطبعۃ الرابعۃ ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء) ص ۱۴۔

۱۶۔ الذھبی، تذکرۃ الحفاظ (دائرۃ المعارف عثمانیہ، حیدر آباد ۱۳۷۶ھ/ ۱۹۵۶ء الطبعۃ الثالثۃ) ۱-۶۔

۱۷۔ بخاری، الجامع الصحیح (مکتبہ دار السلام الریاض۔ الطبعۃ الثانیۃ، ۱۹۹۹ء) ص ۱۱۹۰، حدیث نمبر ۶۹۰۵-۶۹۰۶۔

۱۸۔ ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ۱/ ۱۰؛ محمد بن ابراہیم الوزیر الیمانی، العواصم والقواصم فی الذب عن سنۃ ابی القاسم (دار البشیر، عمان ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء الطبعۃ الاولی) ص ۱۰۲۔

۱۹۔ مسلم، الجامع الصحیح، ۱/ ۴۳۔

۲۰۔ ابو الفیض احمد غماری، حصول التفریج، باصول التخریج (مکتبۃ طبریہ الریاض) مکمل تفصیل۔

۲۱۔ عبد اللہ اسعدی، علم الحدیث (مجلس نشریات اسلام، ۱ کے ۳، ناظم آباد مینشن کراچی) ص ۴۷۷۔

۲۲۔ اس کتاب کو سیرت چیئر، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے شائع کیا ہے۔

۲۳۔ یہ کتاب النور انٹرنیشنل بہاولپور کی طرف سے ۲۰۰۰ء میں شائع ہوئی۔

۲۴۔ڈاکٹر محمود الطحان، اصول التخریج ودراسات الاسانید۔
۲۵۔ابوداؤد طیالوسی، المسند (دارالمعرفہ، بیروت) ص۲۔
۲۶۔احمد المسند (دارالفکر القاھرہ) ۱/۱۴، مسند احمد کی پہلی جلد کے ص۱۹۶ تک عشرہ مبشرہ کی مسانید ہیں بعدازآں دیگر صحابہ کرام ؓ کی مسانید ہیں۔
۲۷۔الطبرانی، المعجم الصغیر (مؤسسۃ الکتب الثقافۃ بیروت ۱۹۸۶ء، الطبعۃ الاولی) ص۴۱۔
۲۸۔المزی، ابوالحجاج، تحفۃ الاشراف (المکتب الاسلامی بیروت ۱۹۸۳م الطبعہ الثانیۃ ۱/ ۷-۸۔
۲۹۔سیوطی، عبدالرحمٰن، الدرر المنتثرۃ فی الاحادیث المشتہرۃ (المکتب الاسلامی، بیروت ۹۸۴م الطبعہ الاولیٰ) ۳۹۔
۳۰۔ایضاً، ۱۹۱۔
۳۱۔سیوطی، عبدالرحمٰن، الجامع الصغیر (المکتبہ الاسلامیہ سمندری ۱۳۹۴ھ) ۱/ -۳۔
۳۲۔ابن ابی حاتم، عبدالرحمٰن، علل الحدیث (دارالمعرفہ بیروت ۱۹۸۵م) ۱/ ۹۔
۳۳۔ونسنک، المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی (مکتبہ ای۔ جے لیڈن ۱۹۳۶م) ۱/۲۔
۳۴۔ایضاً ۱/ ۳۵۹۔
۳۵۔ایضاً ۳/ ۵۴۳۔
۳۶۔بیہقی، دلائل النبوۃ (مطابع الاھرام التجاریۃ ۱۹۶۹ء، ۱/۱۲، مقدمۃ التحقیق۔
۳۷۔بیہقی، دلائل النبوۃ ۱/ ۳۳۔
۳۸۔ایضاً۔
۳۹۔احمد، المسند دارالمعارف بمصر ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۵۰م) ۲/ ۱۴۱۵۔
۴۰۔احمد، المسند ۲/ ۱۶۶۷۔
۴۱۔ناصرالدین الالبانی ن، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (المکتبۃ الاسلامی بیروت) ۱/ ۶۷
۴۲۔ناصرالدین الالبانی ن، سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (المکتب المعارف الریاض ۱۹۹۲، الطبعۃ الاولیٰ) ۱/ ۴۵۶۔
۴۳۔بغوی، ابومحمد حسین بن مسعود، مصابیح السنۃ۔ (دارالمعرفہ بیروت ۱۹۸۷م الطبعۃ الاولیٰ) ۱/ ۲۵۹۔